سوال

(100) بیوی کی والدہ سے زنا کی وجہ سے نکاح کا ٹوٹنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا بعدہ عورت کی حقیقی والدہ سے وہ زنا کر بیٹھا اب جبکہ عورت مذکورہ منکوحہ سے دخول نہیں کیا۔ تو کیا دونوں میں سے کسی کو نکاح کے اندر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر عورت مذکورہ منکوحہ دخول کر چکا ہے تو اس صورت میں اپنی ساس سے زنا کرنا کے بعد عورت منکوحہ مذکورہ کو حلال سمجھ کر رکھ سکتا ہے یا وہ اس حرام ہو جائے گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عندالحنفیہ چوں کہ زنا اور حرامکاری سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے اس لئے اس کی منکوحہ اس پر حرام ہو گئی اور وہ اپنی ساس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ ساس سے تو اس لئے نکاح نہیں کر سکتا کہ وہ منکوحہ کی ماں ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہے: وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ (سورة النساء: 123)

اور بیوی منکوحہ اس لئے حرام ہو گئی کہ وہ اس کی موطوہ کی بیٹی ہے یعنی: اب وہ اس کی ربیبہ ہو گئی اور قرآن میں ارشاد ہے: وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ (سورة النساء: 23) اور امام شافعی ومالک کے نزدیک حرمت مصاہرت صرف نکاح یا شبہ نکاح سے ثابت ہوتی ہے اور زنا سے نہیں ثابت ہوتی پس حرام (زنا) سے حلال چیز حرام نہیں ہوگی۔ امام مالک فرماتے ہیں: (فَأَمَّا الزِّنَى فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ) الْمَذْكُورِ فَإِنْ كَانَ مُتَزَوِّجًا بِالْبِنْتِ فَزَنَى بِالْأُمِّ أَوْ عَكْسُهُ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ زَوْجَتُهُ لِأَنَّ الْحَرَامَ لَا يُحَرِّمُ الْحَلَالَ

وَقَدْ رَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَفَعَاهُ: " «لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ» " لَكِنَّهُمَا ضَعِيفَا السَّنَدِ إِلَّا أَنَّهُ يُسْتَأْنَسُ بِهِمَا (لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: وَ) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ (أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ فَإِنَّمَا حَرَّمَ مَا كَانَ تَزْوِيجًا وَلَمْ يَذْكُرْ تَحْرِيمَ الزِّنَى) وَالنِّكَاحُ شَرْعًا إِنَّمَا يُطْلَقُ عَلَى وَطْءِ الْمَعْقُودِ عَلَيْهَا، لَا عَلَى مُجَرَّدِ الْوَطْءِ

(فَكُلُّ تَزْوِيجٍ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْحَلَالِ يُصِيبُ صَاحِبُهُ امْرَأَتَهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ التَّزْوِيجِ الْحَلَالِ) فَيَقَعُ بِهِ التَّحْرِيمُ، وَكُلُّ مَا كَانَ مَحْضَ زِنًى لَا يُحَرِّمُ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِمَنْزِلَةِ التَّزْوِيجِ (كذا وشرحه للزرقاني كتاب النكاح باب ما لَا يَجُوزُ مِنْ نِكَاحِ الرَّجُلِ أُمَّ امْرَأَتِهِ ص 362 (2) شرح الزرقاني 141/3)

ہمارے نزدیک صحیح دوسرا قول ہے: اخرج البيهقي السنن الكبرى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا أَيَنْكِحُ ابْنَتَهَا، أَوْ يَتْبَعُ الِابْنَةَ حَرَامًا أَيَنْكِحُ أُمَّهَا؟ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ، إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ حَلَالٍ (محلی شرح موطا) پس صورت مسؤلہ میں ساس سے زنا کرنے والے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوئی وہ بدستور سابق بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 222

محدث فتویٰ